شئونِ علمیہ

دنیا کا سب سے عجیب و غریب عجائب خانہ

امریکہ کے ایک شہر میں ایک عجائب خانہ بنایا گیا ہے جو کہا جاتا ہے کہ دنیا کا سب سے عجیب و غریب عجائب خانہ ہے۔ اس میں جنگلوں، جھاڑیوں اور پہاڑوں پر رہنے والے وہ جانور نہیں ہیں جو عموماً ہر چڑیا گھر میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے برعکس اس عجائب خانہ میں اُن قدیم حیوانات کے مجسمے ہیں جو زمانہ قبل تاریخ میں ہزاروں سال پہلے پائے جاتے تھے، اور اب اُن کا وجود کہیں نہیں پایا جاتا۔

اِن حیوانات کے مجسمے معدنی چیزوں سے بنائے گئے ہیں اور اُن کے اوپر پتھر کا خول چڑھا دیا گیا ہے تاکہ وہ محفوظ رہیں۔ یہ حیوانات اپنی شکل و صورت اور قد و قامت کے لحاظ سے بالکل عجیب و غریب ہیں۔ ان میں بعض حیوانات ایسے ہیں جن کا طول ستر قدم سے بھی زیادہ ہے بعض ایسے ہیں جن کے ستائیس پاؤں ہیں بعضوں کے مُنہ میں ۲۶۰۰ دانت ہیں، اور بعض ایسے ہیں جن کے جسم پر کھال بالکل نہیں، بلکہ وہ تمامتر سخت ہڈیوں سے ڈھکا ہوا ہے بعض ایسے جانور ہیں جن کے سینگ اُن کے سروں میں نہیں بلکہ اُن کی دُموں میں گیارہ گیارہ سینگ ہیں۔

اس خصوصیت کے اعتبار سے یہ عجائب خانہ دنیا کی سب سے عجیب چیز ہے۔ اس کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ تاریخ طبیعی کے مختلف دور ایک ہی مقام پر اکٹھے نظر آجاتے ہیں۔

پیمانۂ عقل و ذہانت

جس طرح انسان کی پانچوں انگلیاں یکساں نہیں ہوتیں۔ دو شخص بھی خواہ ایک ہی ملک، نسل،

اور خاندان سے تعلق رکھتے ہوں عقل و ذہانت میں برابر نہیں ہوتے۔ ہر ایک کا طریق غور و فکر دوسرے سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ اب تک عقل و ذہانت کے اس فرق کا اندازہ مشکل سوالات، اور چیستانوں کے حل سے لگایا جاتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے یہ کوئی قطعی مقیاس نہیں ہے۔ اب امریکہ کی کلیفورنیا یونیورسٹی کے ایک پروفیسر علم النفس نے حال ہی میں ایک آلہ ایجاد کیا ہے جس سے یقینی طور پر دو شخصوں کی ذہانت اور سمجھ کا فرق معلوم ہو جاتا ہے۔

اس آلہ میں دو ڈوریاں ہوتی ہیں ایک ڈوری جس شخص کا امتحان مقصود ہوتا ہے اُس کے کان پر، اور دوسری ڈوری اُس کے سر کے آخری حصہ پر رکھ دی جاتی ہے۔ ان دونوں کے درمیان ایک خاص قسم کا کاغذ ہوتا ہے۔ ڈوریوں کے رکھنے کے بعد اُس شخص کی امواج فکریہ خطوط کی شکل میں کاغذ پر مرتسم ہو جاتی ہیں۔ اور اُس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اُس کی ذہانت و فکر کس درجہ کی ہے۔

باشندگانِ عالم کا مستقبل

سترہویں صدی میں دنیا کی آبادی ۵۴۵ ملیون تھی، اب بیسویں صدی میں ۲۰۱۵ ملیون ہے یعنی ان تین صدیوں میں دنیا کی آبادی پانچ گنی زیادہ ہو گئی ہے۔ اگر اس حقیقت کو پیش نظر رکھا جائے کہ انسانی تمدن و تہذیب کی ترقی میں آبادی کی زیادتی کو بڑا دخل ہے۔ تو یہ اضافہ کچھ زیادہ اُمید افزا نہیں ہے۔ اور اس بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ انسانی تمدن کا مستقبل روشن نہیں ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ جو ملک سب سے زیادہ متمدن اور مہذب ہوتے ہیں اُن کی آبادی میں اضافہ تیزی کے ساتھ نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کو ایسی کھلی آب و ہوا نہیں ملتی جیسی دیہات والوں کو ملتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ لوگ سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے ایسے افکار میں مبتلا رہتے ہیں جو اُن کی صحت

عمر کے لیے مضرت رساں ہوتے ہیں۔

اس کے برخلاف جو لوگ زراعتی یا صنعتی زندگی بسر کرنے کے عادی ہیں اُن میں نسل کی ترقی سُرعت کے ساتھ ہوتی ہے۔ دول عالم میں سب سے زیادہ سرعت کے ساتھ آبادی کا اضافہ فلسطین میں ہوتا ہے یعنی ۱۸٫۵ فی صدی مجموعی سکان کے لحاظ سے۔ پھر شام اور اُس کے بعد لبنان کا مرتبہ ہے جہاں ۲۴٫۰ فیصدی کی نسبت سے آبادی میں سالانہ اضافہ ہوتا ہے۔

بعض لوگوں کو یہ خیال ہوتا ہے کہ زمین زیادہ آبادی کی متحمل نہیں ہوسکتی اس لیے آبادی کے اضافہ کو روک دینا چاہیے۔ اُن کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کیونکہ موجودہ آبادی کے لحاظ سے ۱۰۰ آدمی ۴۶۰ ایکڑ زمین رکھتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ ابھی زمین میں آبادی کے اضافہ کی بہت بڑی گنجائش ہے۔ ولایات متحدہ امریکہ میں فی کس ۱۶ ایکڑ زمین کا اوسط ہے۔ اور پھر جب آبادی بڑھیگی تو علوم و فنون کو بھی ترقی ہوگی، اور اُس کے ذریعہ زمین سے طرح طرح کی چیزیں پیدا ہوسکینگی۔

خواب کی دنیا

از مولانا عبدالمالک صاحب آروی

آسٹریا کے مشہور ماہر نفسیات سگمنڈ فرائڈ کی کتاب کی تلخیص، خواب کی ماہیت اور فلسفہ پر بہترین تصنیف، مغربی اور مشرقی ادبیات کا دلچسپ اور مفید مجموعہ، زبان شگفتہ، انداز بیان محققانہ۔ اس کے پڑھنے کے بعد آپ خواب کے بہت سے معمے حل کرسکینگے۔ اس میں ڈاکٹر فرائڈ کی تصویر اور حالات زندگی اور پیش لفظ حضرت نیاز بھی شامل ہے۔ قیمت غیر مجلد عہ، مجلد عا۔ ارکین ادارہ سے صرف عہ، مجلد عہ

پتہ:- معتمد اعزازی طاق بستان آرہ (بہار)